علمائے نجد و دیوبند کے عقائد و مسائل کا لرزہ خیز بیان

حبیبِ خدا

شب اسریٰ کے دولہا نبئ غیب دان و عالم ماکان و مایکون حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشہور و معتبر حدیث کے مطابق ملک شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو اہل نجد نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہمارے نجد کے لئے بھی۔ آپ نے پھر شام و یمن کے لئے دعاءِ برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کیلئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نمودار ہو گا۔ بخاری۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۲ والعیاذ باللہ

فائدہ:۔ اس پیشین گوئی کے مطابق نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریکِ وہابیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص وہابی مذہب کا موجد و امام ہے اور دورِ حاضر میں اہلِ دیوبند، مودودی جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، غیر مقلدین اہلحدیث "درحقیقت" سب اس شخص کے پیروکار اور اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہمنوا ہیں۔ بظاہر لیبل مختلف ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول و عقائد سے وابستہ اور وہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ اہلِ دیوبند کا بظاہر اہلِ سنت و جماعت بننا اور "سوادِ اعظم اہلسنت" کے نام سے تنظیم قائم کرنا سراسر دھوکہ و مغالطہ ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعترافِ حقیقت

اہلِ دیوبند کا وہابی ہونا ان کا محمد بن عبدالوہاب نجدی سے اندرونی تعلق و اتحاد اور اس کا مداح و معتقد ہونا ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کا خود اکابر دیوبند نے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔ کہ "محمد بن عبدالوہاب ..... اچھا آدمی تھا۔" ● "محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد

عقیدہ تھے • اہل نجد اور ہم حنفیوں کے عقائد متحد ہیں۔ وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔" (فتاویٰ رشیدیہ ج۳ ص۱۰۰، ۱۱۱) مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنے متعلق اعلان تھا۔ "کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں وہاں کے یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔" (اشرف السوانح ج۱ ص۴۵) اور ان کی یہ تمنا تھی کہ "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کردوں پھر دیکھو خود ہی وہابی بن جائیں۔" (الافاضات الیومیہ ج۵ ص۶۷) مولوی خلیل احمد، مولوی محمود حسن، مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی کفایت اللہ وغیرہم جیسے اکابر علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند ص۱ میں لکھا ہے۔ "کہ وہابی ... سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔" مولوی منظور نعمانی نے کہا "ہم بڑے سخت وہابی ہیں" اور مولوی محمد زکریا نے اس کے جواب میں کہا۔ "مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" (سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص۱۹۲) اکابر دیوبند کے ان ناقابل تردید حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ دیوبندی مولوی اندر سے نجدی اور پکے وہابی ہیں۔ اور ان کا ظاہراً سنی حنفی بنا محض تقیہ بازی اور ابن الوقتی ہے۔ اسی لئے فتنۂ دیوبندیت امت مسلمہ کے بھولے بھالے سنیوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک و نقصان دہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الغرض حدیث مذکورہ کی روشنی میں اہل دیوبند کے نجدی گروہ سے اندرونی تعلق محمد بن عبدالوہاب کی مدح و تحسین اس سے قلبی و اعتقادی وابستگی وہابیت کی قصیدہ خوانی اور خود اپنی زبانی وہابی بننے کے بعد اب وہابی دیوبندی مکتب فکر کے امام محمد بن عبدالوہاب و وہابی مذہب کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

محمد بن عبدالوہاب

دیوبندی مکتب فکر کے علامہ و رہنما سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد مدنی "دیوبندی مسلک کے امام

کی ختم نبوت میں تحریف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے • اپنے رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص۳۵ پر اپنے ایک مرید کی طرف سے بدیں الفاظ اپنا کلمہ و درود شائع کیا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِیْ اور حالت خواب و بیداری میں اس کلمہ و درود پڑھنے والے مرید کو تسلی دی۔ کہ جن کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ متبع سنت ہے۔ کیا یہ مرزائیت سے اندرونی اتحاد نہیں؟ • ایک طرف تو تھانوی صاحب نے اپنے آپ کو اتنا بڑھایا کہ • اپنا کلمہ و درود تک پڑھوایا اور دوسری طرف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک تنقیص و گستاخی کی۔ کہ بعض علوم غیبیہ ... حضور کو کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (بچے و پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص۸)
• بڑی ہی کسر یوں پوری کردی کہ بدبختی کے معنی ہیں۔ "بے ادب بے ایمان اور وہابی کے معنی بے ادب باایمان۔" (افاضات الیومیہ ج۴ ص۱۳۰) گویا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محبان خدا کی تعظیم و ادب کرے وہ بے ایمان و بدبختی ہے اور جو ان کی توہین کرنے والا گستاخ و بے ادب ہو وہ باایمان و جنتی ہے۔ ایماندار کے لئے بے ادب اور گستاخ ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ وہابی بے ادب ہیں۔ اس لئے وہی باایمان ہیں۔ اس سے بڑھ کر وہابیت کی حمایت اور شان رسالت و ولایت کی بے ادبی و مخالفت اور کیا ہوسکتی ہے؟

مولوی محمود حسن

خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چوٹی کے امام ہیں۔ جنھوں نے اپنے پیر گنگوہی کے مرنے پر "مرثیہ" لکھا جس میں گنگوہی صاحب کا حضرات انبیاء علیہم السلام سے موازنہ اور ان حضرات کی تنقیص کرتے ہوئے گنگوہی صاحب کو • بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم)

کا ثانی قرار دیا۔ ● گنگوہی کے کالے کلوٹے عبید و چیلوں کو سیدنا یوسف علیہ السلام کا ثانی قرار دیا۔ ● گنگوہی صاحب کی آواز کو لحنِ داؤدی اور بانگ خلیل الرحمٰن "قرار دیا۔ ● سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر گنگوہی صاحب کی برتری بیان کرتے ہوئے، بدیں الفاظ عیسیٰ علیہ السلام پر طنز و آپ کی تنقیص کی۔ کہ گنگوہی نے ؎

"مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم"

مولوی محمود حسن صاحب نے تنقیص انبیاء پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پیر پرستی میں یہاں تک غلو کیا کہ ؎ "پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ" لکھ کر گنگوہ کو کعبۃ اللہ سے بھی بڑھ کر قرار دیا۔ "تقویۃ الایمانی" عقیدۂ توحید کے برعکس گنگوہی صاحب کو سب مشکلات کا حل کرنے والا۔ حاجات روحانی و جسمانی اور دینی و دنیاوی کا ملجا مربی خلائق اور ان کے حکم کو قضائے مبرم کی تلوار و تبدیلِ تقدیر کی خدائی صفات میں شریک کیا۔ بلکہ گنگوہی صاحب کو رب۔ ان کی قبر کو طور اور خود کو موسیٰ کلیم (علیہ السلام) قرار دے کر بدیں الفاظ "اَرِنی" کا ورد کیا۔ کہ

؎ تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی

مولوی حسین علی

واں بھچروی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی غلام خاں کے استاد اور مولوی سرفراز گکھڑوی کے پیر دیوبندی مکتبِ فکر کے ساتویں امام ہیں۔ انہوں نے اپنی نام نہاد تفسیر "بلغۃ الحیران" (صفحہ ۴۳) میں معاذ اللہ فرشتوں اور رسولوں کو "طاغوت" قرار دے دیا جس کو کوئی معمولی دیوبندی مولوی بھی اپنے حق میں گوارا نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں۔ معتزلہ کے اس عقیدۂ باطلہ کی توثیق کی کہ اللہ کو بندے کے عمل کے بعد اس کا علم ہوتا ہے پہلے نہیں۔ (بلغۃ الحیران صفحہ ۱۵۸)

عبارت میں معنی ختم نبوت میں تحریف اور خاتم بمعنی آخری نبی و اس کی فضیلت کا انکار کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے لکھا ہے: "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس صفحہ ۲۵) مسئلہ ختم نبوت پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد ایک اور گل کھلایا ہے۔ کہ "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" (تحذیر الناس صفحہ ۵) امتی کے نبی سے مساوی ہونے اور بڑھنے کا تصور اور کہاں مل سکتا ہے؟

مولوی رشید احمد

گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چوتھے امام ہیں۔ انہوں نے "تقویۃ الایمان" جیسی رسوائے زمانہ گستاخانہ شدید ملحدانہ کتاب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے ... اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۱) یعنی جس نے اس گستاخانہ کتاب کے رکھنے پڑھنے عمل کرنے سے کوتاہی کی وہ عین اسلام سے محروم رہا۔ استغفر اللہ۔ ان کے نزدیک "تقویۃ الایمان" کی گستاخیوں کے باعث جو اس کو کفر اور مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے: "وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔" (فتاویٰ صفحہ ۲۵۲-۲۵۶) مگر جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ "وہ اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔" (فتاویٰ صفحہ ۳۴۲) ● تقویۃ الایمان کے زیر اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "مجھ کو علاقہ کچھ نہیں" (فتاویٰ صفحہ ۲۲۶) ● ان کے نزدیک ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کی کھیلیں، پوری کھانا درست ہے ● ہندو کے سود کے روپیہ کے پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں (فتاویٰ صفحہ ۴۴۹) ● محرم میں ذکر شہادت حسینؓ کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور حرام ہیں (فتاویٰ صفحہ ...)

● شہیدانِ کربلا کا مرثیہ جلا دینا بلکہ زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ ص۱۳۶)
لیکن خود ان کا مرثیہ " دیوبندی شیخ الہند محمود حسن دیوبندی نے شائع کیا ● قبلہ
کعبہ کسی کو لکھنا درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ ص۱۳۶) لیکن مرثیہ میں انہیں قبلہ
حاجات روحانی و جسمانی " لکھا ہے ● بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں کھانا کھلانا
جائز ہے۔ (فتاویٰ ص۱۳۶) لیکن ● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلِ میلاد بہر حال
ناجائز ہے... اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں۔ (فتاویٰ ص۱۳۶) ● زاغ معروفہ
(کوا) کھانے کو ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ ص۱۳۶) لیکن غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کا
کھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ ص۱۳۶) ● مولوی اسمٰعیل قطعی جنتی ہے۔ (فتاویٰ ص۱۳۶)
لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور تمہارے
ساتھ۔ (فتاویٰ ص۱۳۶) ● لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہیں ہے... اگر کسی دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔
(فتاویٰ رشیدیہ ج۲ ص۱۲) انہیں کے علم سے نکلی گئی ان کی مصدقہ مولوی خلیل احمد
انبیٹھوی کی مصنفہ کتاب براہین قاطعہ میں ● شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ پر خود حضور
صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ " مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں "
اور اسی صفحہ پر شیطان و ملک الموت کا علم آپ سے وسیع قرار دیتے ہوئے لکھا
ہے کہ ● شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ السلام کو
... ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو
یہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کونسی نص قطعی ہے۔
(براہین ص۵۱) ● جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے آپ کا معاملہ ہوا آپ کو اردو آگئی (براہین ص۲۶)

مولوی اشرف علی

تھانوی دیوبندی مکتب فکر کے پانچویں امام ہیں۔
انہوں نے دیوبندیت کے تیسرے امام گنگوہی صاحب

جو تبلیغی وہابی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والوں کو مورد الزام ٹھہراتے اور
یکطرفہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ انہیں ندوی صاحب " نواب صدیق حسن خاں کی بیان کردہ
تاریخ وحقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہیئے۔ کہ محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کے
پیچھے اہلسنت وجماعت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ قصور اقتدا نہ کرنے والوں کا ہے یا ان کا جو پیچھے کھڑا

مولوی محمد اسمٰعیل

دہلوی، دیوبندی وہابی مکتب فکر کے دوسرے امام ہیں جن
کی شان الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی و بدزبانی
کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک ● اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان سے پاک ماننا بھی بدعت
ہے۔ (ایضاح الحق ص۳۵) گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زمان و مکان کا محتاج ہے۔
(والعیاذ باللہ) ● خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے۔ لکھا ہے اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے۔
(تقویۃ الایمان ص۶۰) ● اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور ہر انسانی نقص وعیب اس کے
لئے ممکن ہے۔ (یکروزہ ص۱۷ ملخصاً) ● غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو
جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۳۳) گویا اللہ
کا علم قدیم ولازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کرے چاہے تو بے علم رہے اور اس کیلئے غیب
غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے
علم قدیم کا انکار اور زمان ومکان و جھوٹ ومکر کا اثبات ● رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کا نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ برا ہے۔
(صراط مستقیم فارسی ص۸۶ اردو ص۱۵۰) ● ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار
سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱) ● مقبولین حق کے معجزہ و کرامت جیسے
بہت افعال بلکہ ان سے زیادہ قوی واکمل کا وقوع طلسم و جادو والوں سے ممکن ہے۔
(منصب امامت ص۱۳۱) ● محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے
کہ وہ ... مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔ (تقویۃ الایمان ص۵۴)

● انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ دینی۔ ولی ہوں وہ بڑا بھائی ہے۔ اس
کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔" (تقویۃ ص) ● بندے بڑے ہوں یا چھوٹے
سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان ... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا ... محض بے انصافی
ہے۔ کہ ایسے بڑے شخص انبیاء اولیاء کو تجھ بے خبر نادان بے حواس پکارے
کے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ ● اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں
ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ ص) مرزائیوں نے ایک کو کھڑا کیا وہابیوں
کے یہاں کروڑوں کا امکان ہے ● جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں
(تقویۃ ص) ● رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ ص) ● جیسا ہر
قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار (بے اختیار)
ہے۔ (تقویۃ ص) ● کسی بزرگ دینی ولی کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو
بشر کی سی تعریف ہو۔ وہی کرو۔ اس میں بھی اختصار ہی کرو۔" (تقویۃ ص)
● حضور صلی اللہ علیہ وسلم، پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے۔ کہ
میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ ص) دیوبندی وہابی
مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو "مر کر مٹی میں
ملنے والا" کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

مولوی محمد قاسم

نانوتوی، دیوبندی وہابی مکتب فکر کے تیسرے امام
بانی مدرسہ دیوبند ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ
عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ
انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو
گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" (تحذیر الناس ص)

ممدوح محمد بن عبدالوہاب کے متعلق لکھتے ہیں ● صاحبو۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی
ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد
فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال
کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ انہیں کافر و مشرک قرار دے کر
ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث
ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے
تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور
بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ
کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج
کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ ● الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا
... محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر
ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ
واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ
میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔"

وہابیت

● شان نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔
اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں ..... ان کا خیال ہے
کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں۔ اور نہ کوئی احسان اور فائدہ
ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات
پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ● ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے۔
معاذ اللہ معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات

علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے ہم کو زیادہ نفع دینے والا ہے۔ ہم اس سے شیطان کو بھی
دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے • زیارتِ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانۂ شریفہ و ملاحظۂ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ)
بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے
... بعض اُن میں سے سفرِ زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر
مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں
پڑھتے۔ اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا مانگتے ہیں • وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک
فی الرسالۃ جانتے ہیں۔ اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ وہابیہ
خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی شان میں الفاظ
گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے • وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ و سلام و
درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأتِ دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ
اور ان کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار
کو قصیدۂ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ (کتاب شہاب ثاقب الحسین احمد مدنی صفحہ ۴۲، ۴۳ - ۶۸)

نوٹ :- یہ ہیں محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کے عقائد و معمولات "مدنی صاحب" ایک تو
صدر دیوبند تھے۔ اور دوسرا وہ بقول دیابنہ سترہ اٹھارہ برس مدینہ منورہ میں رہنے
کے باعث محمد بن عبدالوہاب و اہل نجد کے حالات سے ذاتی طور پر زیادہ واقف تھے اب
وہ ہی صورتیں ہیں۔ یا تو دیوبندی حضرات "مدنی صاحب" کو جاہل یا کاذب اور مفتری مجرم الشیخ
اور یا پھر خوفِ خدا کریں اور خود کو سنی حنفی و سوادِ اعظم اہلِ سنت" ظاہر کر کے مخلوقِ
خدا کو دھوکہ نہ دیں۔ اس لئے کہ محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کو اچھا عقیدہ جاننے والے
دیوبندی وہابی سنی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور نہ حقیقی حنفی ہو سکتے ہیں۔ یہ سراسر تضاد ہے
جھوٹ ہے۔ منافقت ہے۔ یہاں ان لوگوں کے لئے بھی مقام عبرت ہے۔

جیسا کہ پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کے تقویۃ الایمان کے حوالے سے گزرا۔ کہ خدا تعالیٰ
کا علم قدیم و لازم و دائم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو نہ کرے اور
بے علم رہے۔ کیونکہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجئے
یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۲) والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
مولوی حسین علی ... نے مزید لکھا ہے۔ کہ نماز میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل
کا خیال کرے۔ تو لفظ السلام علیک ایہا النبی سے التحیات میں نماز فاسد
ہو جائے گی" (ملخصاً ص۲۲) اور معاذ اللہ اسی قسم کا عقیدہ بالمثل پہلے مولوی
اسماعیل دہلوی کی "صراطِ مستقیم" کے حوالے سے بھی گزر چکا ہے • "بلغۃ الحیران" کے
ص۲۲ پر معاذ اللہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے کافر و دوزخی
ہونے کا تاثر دیا ہے" (ملخصاً) • مزید لکھا ہے: "رسولوں کے ہاتھ میں کوئی
اختیار نہیں وہ عاجز بندے ہیں۔۔۔ • میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ میں تو
محض رسول ہوں" (ص ۴۲ [illegible])

اہلِ ایمان و اہلِ انصاف خود فرمائیں۔ کہ علماء نجد و دیوبند نے کس کثرت
سے کس کس انداز اور کیسے الفاظ میں محبوبانِ خدا حضرات انبیاء و ائمہ الاولیاء
علیہم السلام کی گستاخیاں کی ہیں۔ اور ان کی تحقیر و تنقیص میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
اور یہود و نصاریٰ کی پیروی میں محبوبانِ خدا کی عظمت و رفعت شان کو یکسر نظر انداز
کر کے قرآنِ پاک میں تحریف و خیانت اور رسالت دشمنی کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا ہے۔
اسی لئے علماء و مشائخ حرمین طیبین اور علماء اہلسنت پاک و ہند نے مذکورہ کفریہ
عبارات و گستاخانہ عقائد پر اہل نجد و دیوبند کی تکفیر فرمائی اور صحیح العقیدہ مسلمانوں
کے ایمان کا تحفظ فرمایا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ تفصیل کیلئے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی
کی کتاب "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" اور "حسام الحرمین" شریف کا مطالعہ کریں۔